REGD P. 725

یادگار حضرت حجۃ الاسلام جناب مولانا سید علی حیدر صاحب قبلہ طاب ثراہ

جاری شدہ

سنہ ۱۸۹۷ء

اصلاح

سالانہ چندہ ہندو پاکستان میں

پانچ روپے

-/۵

مدیر

سید محمد باقر نقوی مولوی فاضل، صدر الافاضل

مطبع "اصلاح" کھجوا (صوبہ بہار)

سبطِ اکبر

سوانح عمری امام حسن جس میں آپ کی ولادتِ باسعادت سے لیکر آپ کے عہدِ خلافت اور زندگی کے دیگر واقعات پر محققانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ چھ ماہ کی مختصر مدتِ خلافت میں آپ پر کیا کیا بیتی۔ مملکتِ اسلامیہ کو سدھارنے کے لئے آپ نے کیسی کیسی جانکاہ کوششیں کیں۔ دشمنوں کے مکر و فریب اور دوستوں کی منافقت کا کیا عالم تھا۔ جاں نثارانِ امام کن کن ہولناک مصائب میں مبتلا تھے۔ صلح کی تحریک معاویہ کی طرف سے ہوئی تھی، یا خود آپ کی طرف سے۔ کن اسباب کے تحت آپ نے صلح کی۔ ان تمام مباحث پر محققانہ بحث۔

حجم ۴۷۲ صفحات ______ قیمت -/۸

دینِ حق

عصرِ حاضر کے دو روشن دماغ و نکتہ رس اور صاحب علم و فضل حضرات میں
اسلام کے صحیح راستہ کے متعلق لطیف و پاکیزہ بحث

حضرت حجۃ الاسلام علامہ عبدالحسین شرف الدین موسوی العاملی، عراق و عرب کے شیعہ علماء میں بڑی جلیل القدر شخصیت کے بزرگ تھے۔ فقہ و کلام و ادب و تاریخ، حدیث و تفسیر سبھی علوم میں بلند منزلت رکھتے تھے۔ آپ ایک علمی دورہ پر مصر تشریف لے گئے، وہاں ایک عالم اہلسنت شیخ سلیم البشری سے شیعہ سنی فرقوں کے اختلافات، انکی باہمی افتراق و منافرت پر باتیں ہوئیں اور بعد میں عرصہ تک دوستانہ خط و کتابت کا سلسلہ رہا۔ ہر ایک نے دوسرے کیساتھ انتہائی رواداری و لطف کیساتھ بحثیں کیں اور مذہب کے متعلق تمام اختلافی مسائل پر گفتگو کی، اور کرید کرید کر سوالات کئے، آخر تک یہ علمی و دینی مباحث نہایت خوشدلی و بشاشت کیساتھ جاری رہے۔ ان خطوط کے مجموعہ کو جناب علامہ نے مرتب فرمایا۔ ان خطوط کو ملاحظہ فرمانے کے بعد جہاں آپ جناب علامہ کے تبحرِ علمی، وسعتِ نظر، تحقیق و تدقیق پر عش عش کر اٹھیں گے وہاں عالمِ اہلسنت کے حلم و فضل حق پسندی و حق گوئی کی داد دینے پر بھی مجبور ہوں گے۔

عراق و عرب میں اس کتاب کو بڑی مقبولیت و شہرت حاصل ہے۔ کئی کئی اشاعتیں ہو چکی ہیں، مگر یہ بے نظیر سرمایۂ ہدایت عربی زبان میں تھا اور اردو داں اسکے فیض سے محروم تھے۔ دفتر اصلاح نے نہایت حسن و خوبی کیساتھ اردو زبان میں شائع کیا ہے ______ پہلا اور دوسرا اور تیسرا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا، چوتھے ایڈیشن کے بھی تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔

حجم ۴۱۶ صفحات ______ قیمت -/۴

باسمہ سبحانہٗ

اصلاح

جلد ۶۳	ماہ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۲

الحمد للہ کہ اصلاح کی ۶۳ ویں جلد تمام ہوئی۔ ماہ دسمبر ۱۹۶۶ء کا شمارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس شمارہ کے ساتھ ائمہ اربعہ بھی پایۂ تکمیل کو پہونچی اور آل و اصحاب حصہ دوم بھی۔ بانی و مؤسس اصلاح حجۃ اللہ الکبریٰ ملاذ المحققین حضرت فخر الحکماء آقا مولانا السید علی اظہر صاحب طاب ثراہ کی اس بے مثل تحقیقی تصنیف کا پہلا حصہ سال گذشتہ ہم نے محرم کے موقع پر شائع کیا تھا۔ مومنین کے سخت و شدید تقاضوں نے ہمیں مجبور کیا کہ اس کا دوسرا حصہ بھی شائع کریں مگر یہ دوسرا حصہ کافی ضخیم تھا ایک شمارہ میں شائع کرنا ممکن نہ تھا پھر مصارف بھی بہت زیادہ تھے منعم حقیقی جزائے خیر دے مولانا محمد موسیٰ صاحب قبلہ صدر الافاضل کو کہ آپ نے مومنین افریقہ سے سفارش فرما کر اتنا سامان کر دیا کہ ہم ۲۰ صفحے اس کتاب کے محرم کے پرچے میں شائع کر سکے اور اسکے بعد ہر شمارہ میں تھوڑے تھوڑے صفحات کرکے اس شمارہ میں پایۂ تکمیل کو پہونچا سکے ہیں جہاں اس کتاب کے مکمل ہو جانے کی ہمیں مسرت ہے وہاں یہ رنج و ملال بھی کہ ائمہ اربعہ کو ہم اپنی خواہشوں کے مطابق جامع اور مبسوط نہ بنا سکے۔ ائمہ اہل سنت کے فقہی مسائل جن کا ہم نے اصلاح کے متعدد شماروں میں ذکر کیا دلچسپ اور مفید بھی تھے اور ملت جعفریہ کی فقہ کی عظمت و جلالت کے ترجمان بھی۔ مگر جہاں ہماری بہت سی تمنائیں پوری نہ ہو سکیں وہاں ایک یہ بھی نہ ہوئی۔ بہر حال ہم سے جو کچھ ممکن ہو سکا آپ حضرات کی نظروں کے سامنے ہے اگر آپ نے کچھ بھی پسند کیا تو ہماری محنت بہت کچھ سوارت ہو جائے گی۔

اندوہناک حادثے افسوس اس طرف کئی جانکاہ و دل گداز حادثے پیش آئے اور ملت جعفریہ کی ممتاز فردیں دنیا سے اٹھ گئیں (۱) جناب رمضان شاہ نقوی وے انسپکٹر نشگت ضلع سیالکوٹ نے انتقال کیا ہمیں مرحوم کے انتقال کی خبر بھی وقت پر نہ معلوم ہو سکی آخر ستمبر میں مرحوم کے نام دفتر اصلاح سے ایک خط بھیجا گیا جسے وہاں کے ڈاکخانہ نے یہ لکھ کر واپس کیا کہ مرحوم کا انتقال ہو چکا ہے۔ (۲) جناب مولوی غلام حسین صاحب زاہد فاضل علوم مشرقی حیدرآباد سندھ نے مختصر سی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہی۔ (۳) جناب نواب قاسم عباس صاحب رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد نے ۲۸ اکتوبر شب کے وقت دفعۃً حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب انتقال کیا یہ تینوں حضرات اصلاح کے بہت ہی قدیمی ہمدرد اور خصوصی معاون تھے (۴) ۸ نومبر ۹ بجے شب استاذنا العلام مولانا السید محمد حسین صاحب قبلہ مغفور کی اہلیہ معظمہ نے دو ہفتے علیل رہ کر رحلت فرمائی آپ حضرت باقر العلوم کی دختر جناب سید ہادی صاحب قبلہ کی بہو اور فقیہ کبیر علامہ شہیر مولانا حسین صاحب قبلہ رح کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ اخلاق و عادات زہد و ورع دینداری و خدا پرستی اعمال و عبادات میں باپ اور چچا کی تصویر اور ان تمام محاسن و فضائل کا مجموعہ تھیں جو خانوادہ حضرت باقر العلوم طاب ثراہ کے خصوصیات ہیں ابھی ۱۲ مہینے ہی ہوئے تھے کہ یہ خانوادۂ علمی حضرت حجۃ الاسلام مولانا حسین صاحب قبلہ رح کے سانحہ ارتحال سے دوچار ہو چکا تھا کہ پھر یہ دوسرا حادثہ جانکاہ پیش آگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون رضاً بقضائہ وتسلیماً لامرہ۔

خداوند عالم جناب مرحومہ کے درجات عالی کرے اور ان کے فرزند جناب مولانا محمد صادق صاحب قبلہ و مولانا محمد جعفر صاحب قبلہ اور دیگر اعزہ خصوصاً جناب مرحومہ کے برادر معظم مولانا سید محمد صاحب قبلہ پرنسپل سلطان المدارس اور جناب مولانا سید علی صاحب قبلہ پروفیسر جامعہ سلطانیہ لکھنؤ کو صبر جمیل کرامت فرمائے۔

ناظرین اصلاح سے التجا ہے کہ ان تمام مرحومین کی ارواح طیبہ کو سورۂ فاتحہ و سورۂ توحید کا ثواب ایصال فرما کر ادارۂ اصلاح کو ممنون فرمائیں۔

شیعوں کے متعلق شاہ ولی اللہ کا خواب یا مراقبہ

عرصہ ہوا روزانہ اخبار انقلاب لاہور نے لکھا تھا۔

"علمائے ہندوستان میں ہر فرقے کے علماء دوسرے فرقوں کو ہمیشہ کافر کہتے رہے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب الدر الثمین ملاحظہ فرمائیے جس میں شاہ صاحب حضور خواجہ دو جہاں کی روحانیت مطہرہ سے استفادہ کی بنا پر ارشاد فرماتے ہیں کہ شیعہ حضرات کا عقیدہ امامت ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے۔ شاہ صاحب کی اصل عبارت یہ ہے:

سالتہ سوالاً روحانیاً عن الشیعۃ فاومیٰ الیّ ان مذہبہم باطل وبطلان مذہبہم یعرف من لفظ الامام لما افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض الطاعۃ الموحیٰ الیہ وحیاً باطنیاً وہذا ہو معنی النبی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحہم اللہ تعالیٰ۔

(الدر الثمین حدیث تاسع)

میں نے عالم رویا میں رسول اللہ کی روحانیت مطہرہ سے شیعوں کے بارے میں سوال کیا آنحضرتؐ نے مجھے اشارہ فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور اس کا بطلان لفظ امام سے پہچانا جا سکتا ہے جب مجھے افاقہ ہوا یعنی عالم رویا سے باہر آیا تو مجھے اس نکتہ کے متعلق یہ معرفت حاصل ہوئی کہ شیعہ کے نزدیک امام معصوم اور مفترض الطاعۃ ہے اس کی طرف وحی باطنی کا آنا وہ تسلیم کرتے ہیں اور یہ تعریف نبی کی ہے لہذا شیعہ عقیدہ ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے اللہ تعالیٰ ان کا برا کرے۔"

افسوس کہ ہمیں شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب الدر الثمین نہیں ملی اس وجہ سے صرف مذکورہ بالا عبارت ہی پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔

معلوم نہیں ایڈیٹر صاحب انقلاب نے ترجمہ میں "میں نے عالم رویا میں سوال کیا" اور "جب عالم رویا سے باہر آیا" شاہ صاحب کی کس عبارت کا ترجمہ کیا ہے۔ شاہ صاحب نے کہیں بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نے عالم رویا میں سوال کیا۔ اگر یہ لکھنا ہوتا تو اس طرح لکھتے:۔

رایت رسول اللہ فی المنام او فی الرویا وغیرہ

لیکن وہ تو صاف لکھتے ہیں سالتہ صلی اللہ علیہ وسلم سوالاً روحانیاً۔ جس کا ترجمہ واضح ہے کہ:۔

"میں نے آں حضرتؐ سے روحانی سوال کیا"

اس میں خواب وغیرہ کا کہاں ذکر ہے؟ کیا مدیر انقلاب کو ترجمہ کرنے میں ایسی خیانت کرتے ہوئے شرم نہیں آئی؟ خود شاہ صاحب کی عبارت بتاتی ہے کہ یہ واقعہ عالم رویا کا نہیں بلکہ عالم مراقبہ یا عالم بدحواسی یا عالم بے ہوشی کا ہے۔ کیونکہ آگے چلکر ممدوح فرماتے ہیں لما افقت جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب مجھے افاقہ ہوا یعنی مراقبہ یا بدحواسی یا بے ہوشی کی حالت ختم ہوئی۔ یہ واضح ہے کہ خواب دیکھنے کے بعد کسی کو افاقہ نہیں ہوتا ہے بلکہ بیداری ہوتی ہے جس کے لئے عربی میں لفظ استیقاظ آتی ہے۔ اگر شاہ صاحب نے خواب دیکھا ہوتا تو اس طرح فرماتے:۔ لما استیقظت یعنی جب میں جاگا یا بیدار ہوا۔ البتہ بدحواسی بے ہوشی کے بعد افاقہ ہوتا ہے حدیث میں ہے:

فلا ادری افاق قبلی ام قام من غشیتہ

"اب مجھ کو معلوم نہیں موسیٰ مجھ سے پہلے ہوش میں آ ئیں گے یا (اس غشی کی وجہ سے جو ان کو کوہ طور پر ہوئی تھی کھڑے رہیں گے بے ہوش ہی نہ ہونگے)" (انوار اللغۃ پارہ ۱۰ صفحہ ۱۱۵)

واضح ہو گیا کہ شاہ صاحب نے خواب نہیں دیکھا بلکہ بد حواسی یا بیہوشی یا مراقبہ میں تھے جس کے متعلق مولوی وحید الزماں خانصاحب حیدرآبادی لکھتے ہیں:-

"مراقبہ صوفیہ کی اصطلاح میں اُسکو کہتے ہیں کہ آدمی تنہائی میں کسی آیت کا تصور کرے۔ جیسے۔
ان اللہ علیم خبیر یا اللہ معکم اینما کنتم یا کل من علیھا فان
اور اسی تصور میں تھوڑی دیر غرق رہے۔ (انوار اللغۃ پ ۲۸ ص۳)

اور معلوم ہے کہ شاہ صاحب فرقہ صوفیہ کے بڑے پیشوا اور مراقبہ کے استاد تھے اس وجہ سے یہ واقعہ بھی مراقبہ ہی کا ہے۔ شاہ صاحب مراقبہ میں بیٹھے ہوں گے۔ آں حضرتؐ کا تصور کیا ہوگا اور خود ہی سوال کیا اور خود ہی جواب بنالیا اس کو رسول خدا سے کوئی تعلق نہیں اسی وجہ سے شاہ صاحب نے قال رسول اللہ رسول خدا نے میرا جواب دیا نہیں لکھا بلکہ لکھتے ہیں اوحی الی یعنی میری طرف اشارہ کیا اگر یہ واقعہ خواب کا ہوتا تو اس میں قال رسول اللہ لکھتے ایحا کے معنی تو اشارہ کرنے کے ہیں اس ایما سے کیونکر معلوم ہو تا کہ آں حضرتؐ نے مذہب شیعہ کو باطل کہا؟ ایما یا سر سے ہوگا یا آنکھ سے ہوگا یا ہاتھ سے۔ پھر کوئی صاحب بتا سکتے ہیں کہ کیا کیا ہوگا جس سے شاہ صاحب نے سمجھا کہ مذہب شیعہ باطل ہے۔ کیا کوئی شخص آج بھی اپنے سر یا آنکھ یا ہاتھ سے اشارہ کر کے کسی مذہب کو حق یا باطل کہہ سکتا ہے۔ آج اگر کوئی شخص کسی سے پوچھے کہ مسلمانوں کا مذہب حق ہے یا باطل اور اسکا جواب زبان سے نہیں بلکہ اشارہ سے دینا چاہے تو کیسے سمجھا جائے گا کہ اسلام حق ہے یا باطل ہاں اگر صرف یہ پوچھے کہ کیا فلاں مذہب حق ہے؟ تو اس کا جواب اشارہ سے دے سکتا ہے لیکن مطلقاً یہ پوچھا جائے کہ وہ حق ہے یا باطل تو اشارہ سے اس کا جواب کسی طرح نہیں دیا جا سکتا۔

نتیجہ واضح ہے کہ شاہ صاحب نے مراقبہ میں اپنی روح سے خود ہی شیعوں کے مذہب کو پوچھا اور خود ہی کہہ دیا کہ باطل ہے اور اسکو معاذ اللہ رسول خدا کی طرف نسبت دیدی جس طرح شاہ صاحب کے پہلے بھی بہت لوگوں نے آں حضرتؐ کی طرف ایسی باتوں کی نسبت دیدی جو حضرتؐ نے نہیں کہی تھی حد تو یہ ہے کہ رسول خدا نے رحلت فرمائی اور یہ بدیہی بات تھی مگر حضرت عمر قسم کھا کر کہنے لگے کہ واللہ ما مات محمد خدا کی قسم محمد مرے نہیں۔ (صحیح بخاری)

یا حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث

تو ان دونوں بزرگوں کے شاگرد کا اپنی روح کے سوال و جواب کو حضرتؐ کی طرف نسبت دینا کیونکر باعث حیرت ہو سکتا ہے لیکن جس طرح حضرت عمر کا قسم کھا کر وفات رسول سے انکار کرنا خلاف واقعہ تھا اور جس طرح حضرت ابوبکر کا حدیث مذکور بیان کرنا ان کا دعوے بلا دلیل تھا اسی طرح شاہ صاحب کا اپنے زعم باطل کو آں حضرتؐ کی طرف نسبت دینا بھی محض خام خیالی ہے جو اسی طرح خلاف حق ہے جس طرح حضرت عمر کا قسم کھانا اور ابوبکر کا حدیث مذکور بیان کرنا۔ قرآن مجید کے صریح خلاف تھا۔ شاہ صاحب نے مذہب شیعہ کے باطل ہونے کی ۳ وجہیں لکھی ہیں۔

(۱) شیعہ کے نزدیک امام معصوم ہے۔

اسکے متعلق حضرات اہلسنت کے پیشوائے اعظم جناب مولوی وحید الزماں خاں صاحب نے لکھا ہے۔

"مجمع البحرین میں ہے معصوم وہ ہے جو حرام کاموں سے بچا رہے اور اللہ کی رسی یعنی قرآن کو تھامے رہے کیونکہ قرآن اور امام قیامت تک جدا نہ ہوں گے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض۔

صاحب دراسات اللبیب جو علماء اہل حدیث میں ہیں ائمہ اہل بیت کا معصوم ہونا ثابت کرتے ہیں اور جمہور اہلسنت کا قول یہ ہے کہ پیغمبروں کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ معصوم کے کئی معنے ہیں ایک یہ کہ جس سے دین کے مسائل میں خطا نہ ہوتی ہو اگر خطا ہو جائے تو فی الفور اللہ اسکو مطلع کر دے اس معنی کو عصمت انبیاء کا خاصہ ہے کیونکہ غیر نبی پر وحی نہیں اُترتی۔ دوسرے یہ کہ حرام اور فحش کاموں سے بچا رہے اس معنی کر ائمہ اثنا عشر بے شک معصوم تھے۔ اب رہے عام صحابہ تو وہ معصوم نہ تھے ان میں بعضوں سے گناہ کبیرہ جیسے زنا خون ناحق شرب خمر وغیرہ صادر ہوتے ہیں۔

(انوار اللغۃ پارہ ۸ صفحہ ۱۲۹)

(۲) شیعہ کے نزدیک امام مفترض الطاعت ہے۔ یہ بھی اس وجہ سے کہ خدا ہی نے اسکا حکم دیا ہے۔

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم — اے مسلمانوں اللہ اور اسکے رسُول اور ان کے قائم مقاموں کی اطاعت کرو۔

پس جسطرح خدا نے رسُول کو مفترض الطاعت کہا امام کو بھی قرار دیا اسی وجہ سے آں حضرتؐ نے حدیث ثقلین سے اہل بیت کی اطاعت فرض کی اور اسی وجہ سے حضرت نے فرمایا۔

من مات بغیر امام مات جاھلیۃ۔ — جو شخص بغیر امام کے مرجائے وہ کفر کی موت مریگا۔ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۰۸)

اگر امام مفترض الطاعت نہ ہوتے تو آں حضرتؐ ایسی حدیث کیوں فرماتے۔

(۳) «اسکی طرف وحی باطنی کا آنا وہ تسلیم کرتے ہیں اور یہ تعریف نبی کی ہے»

یہ بھی غلط ہے کہ وحی باطنی کا آنا نبی کی تعریف ہو اگر نبی کی یہ تعریف ہو تو شہد کی مکھی بھی نبی ہو جائے گی کیونکہ خدا نے فرمایا ہے۔

واوحی ربک الی النحل — اے پیغمبر اللہ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔

یہ تو شاہ صاحب کی دلیلوں کی حقیقت تھی جو آپ نے اپنے مراقبہ سے قائم کی تھیں اب مذہب شیعہ کا حق ہونا ملاحظہ ہو کہ آں حضرتؐ نے حضرت علیؑ کے بارے میں فرمایا۔

ان ھذا وشیعتہ ھم الفائزون یوم القیامۃ — یقیناً یہ اور ان کے شیعہ ہی قیامت میں داخل بہشت ہونے والے ہوں گے۔ (تفسیر درمنثور ج ۲ صفحہ ۳۷۹ طبع مصر)

اسی وجہ سے آں حضرتؐ نے کئی بار لوگوں کو خواب میں حکم دیا کہ تم شیعہ مذہب اختیار کرو منجملہ انکے برہان نظام شاہ والی احمد نگر کے خواب میں بھی آں حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ شیعہ مذہب قبول کرلو۔ (تاریخ فرشتہ صفحہ ۱۲۷)

شاہ ولی اللہ کے فرزند جناب شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس خواب کے واقعہ کو تسلیم کیا ہے فرماتے ہیں۔

حکایۃ طاہر قمی با برہان شاہ کہ دعوت بمذہب امامیہ نمودہ بود و شفائے پسر او را معلق باختیار مذہب اثنا عشر ساختہ باز رویائے برہان شاہ جناب رسالتمآب را و فرمودن آں جناب کہ فرزند تو شفا یافت و بگفتہ طاہر عمل کن از تاریخ فرشتہ منقول فرمودہ بودند۔

یعنی طاہر قمی (شیعہ) کا واقعہ برہان شاہ کے ساتھ کہ انھوں نے بادشاہ کو مذہب شیعہ کی طرف بلایا اور کہا کہ اگر تم مذہب ائمہ اثنا عشر قبول کرلو تو تمہارا فرزند شفا پائے پھر برہان شاہ کے جناب رسالتمآب کو خواب میں دیکھنا اور حضرت کے فرمانے کہ تمہارا فرزند اچھا ہو گیا اب شاہ طاہر کے کہنے پر عمل کرو۔ تاریخ فرشتہ سے نقل کیا تھا۔

(فتاوائے عزیزی جلد ۱ صفحہ ۱۶۷)

پاکستان کے مومنین سے ضروری درخواست

سال گذشتہ پانچ مہینہ کے تعطل اور اصلاح کی روانگی بند ہو جانے کی وجہ سے اصلاح کو جتنا نقصان اٹھانا پڑا ہے شاید ہی کسی قومی جریدہ کو اٹھانا پڑا ہوگا چونکہ اصلاح میں ائمہ اربعہ شائع ہو رہی تھی اس لیے راہ کھلنے پر ہمیں تمام مومنین کی خدمت میں ۵ مہینے کے پرچے اکٹھا بھیجنے پڑے تقریباً آدھے پہونچے اور آدھے غائب ہو گئے بہت سے مومنین کو ہمیں بعد میں چھ چھ سات سات مہینوں کے پرچے رجسٹری سے بھیجنا پڑے خطوط کے باقاعدہ آنے جانے کے بعد بھی پرچوں کے غائب ہونے کا اوسط پہلے سے بہت زیادہ رہا ہم نے حتی الامکان کسی بھی خریدار کو شکایت کا موقع نہ دیا ہے بعض مومنین کو دو دو تین تین مرتبہ پرچے بھیجنا پڑے مگر اب بھی شکایات کا سلسلہ جاری ہے مومنین محکمۂ ڈاک والوں کو معصوم اور ہم ہی کو قصوروار سمجھتے ہیں نوبت یہاں تک پہونچی کہ ائمہ اربعہ مکمل ہونے کے پہلے ہی اصلاح کے بہت سے شمارے ختم ہو گئے جنھیں بہ ہزار دقت ہمیں دوبارہ شائع کر کے مومنین کی شکایتیں دور کرنا پڑیں اس ناگفتہ بہ صورت حال کی بنا پر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کیا انتظام کریں کہ خریداروں کے پرچے غائب نہ ہوں اور غریب ادارۂ اصلاح بھی نقصان عظیم سے محفوظ رہے بس یہی ایک صورت رہ جاتی ہے کہ مومنین پاکستان کو معمولی ڈاک سے پرچے کی روانگی ہی بند کر دی جائے اور تمام پرچے رجسٹری سے روانہ کیے جائیں۔ رجسٹری کے اخراجات بہت زیادہ ہیں اور ہمارے لیے اس کے مصارف برداشت کرنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک آپ بھی تھوڑی بہت مدد نہ کریں اس لیے ہماری گزارش ہے کہ

بجائے پانچ روپیہ 5/- کے آٹھ روپیہ 8/-

چندہ سالانہ جناب سید محمد حسین صاحب بی اے ۱۸۶/۸ جی آر ڈبلیو لارنس روڈ کراچی ۳ کو روانہ فرما کر شکر گزار کریں تین روپیہ کا اضافہ چندہ میں اضافہ نہیں ہے بلکہ رجسٹری کا خرچ ہے اور وہ بھی بہت کم۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اس طرح آپ حضرات کو آئندہ پرچہ نہ ملنے کی شکایت نہ ہوگی۔

جو مومنین ۱۹۷۷ء کا چندہ پیشگی مرحمت فرما چکے ہیں ان حضرات سے بھی درخواست ہے کہ مزید تین روپیہ 3/- جناب سید محمد حسین صاحب بی اے ۱۸۶/۸ جی آر ڈبلیو لارنس روڈ کراچی ۳ کو بھیج دیں۔ ہمیں امید ہے کہ

ہندوستان کے مومنین

بھی اس صورت سے فائدہ اٹھا کر ادارہ اصلاح کو بہت بڑے خسارے سے محفوظ رکھنے کی کوشش فرمائیں گے

تبصرہ

قصائد عقیدت

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی منقبت میں یہ مدحیہ قصائد ایک اہلسنت بزرگ جناب حکیم محمد التفات حسین صاحب کشش بدایونی کے نتائج

اذکار ہیں جنھیں آپ کے نبیرہ جناب مقتدی احمد صاحب فرشوری بدایونی نے قصدہمی بیاضوں سے بڑی محنت و عرق ریزی سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ جناب حکیم صاحب مرحوم شہر بدایوں کے ایک مشہور خانوادہ کے رکن اور تجربہ کار طبیب تھے اور جیسا کہ آپ کے اشعار سے ظاہر ہوتا ہے خلفائے ثلٰثہ کی محبت و عقیدت کے ساتھ خانوادہ نبوی سے بھی والہانہ محبت رکھتے تھے شعر و سخن سے آپ کو بڑی دلچسپی تھی مگر آپ نے تمام تر توجہ مدح رسول صلعم و آل رسول ص اور خلفائے ثلاثہ پر مرکوز رکھی اپنے بعد کئی دیوان چھوڑے جن میں ایک ریاض رسول آپ کی زندگی ہی میں چھپ گیا تھا۔ دوسرا قصائد عقیدت کے نام سے اب شائع ہوا ہے قصائد کے ایک ایک شعر سے عقیدت پھوٹی پڑتی ہے اور یہی آپ کے کلام کی نمایاں خصوصیت ہے جناب مقتدی احمد صاحب لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے مرحوم کے ان گلہائے عقیدت کو ترتیب دے کر ایک خوشنما گلدستہ کی صورت میں محفوظ کر دیا حجم ۱۶۰ صفحات قیمت ڈیڑھ روپیہ -/2 ملنے کا پتہ درج نہیں۔

تحریف قرآن کی حقیقت

یہ جناب مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ دام ظلہ کی گرانقدر و بلند پایہ تصنیف ہے جسے امامیہ مشن نے تیسری مرتبہ بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے تحریف قرآن کا مسئلہ مدتوں سے مسلمانوں کے درمیان نزاعی مسئلہ بنا ہوا ہے ایک طبقہ دوسرے طبقہ کو الزام دیتا ہے کہ وہ قرآن میں تحریف کا قائل ہے لہذا اُس کا قرآن پر اعتقاد ہی نہیں اور جب قرآن پر اعتقاد نہیں تو اس کا اصل ایمان مشکوک ہے۔ جناب ممدوح نے بہت ہی محققانہ انداز میں اس پر روشنی ڈالی ہے کہ تحریف قرآن کی حقیقت کیا ہے؟ کس طبقہ کے مسلمان حقیقۃً اس کے قائل ہیں اور شیعوں کا اس سلسلہ میں کیا مسلک ہے؟ قیمت تین روپیہ -/3

ملنے کا پتہ:- امامیہ مشن لکھنؤ ۳

شاہکار وحید

جناب میر انیس کے بھتیجے سید محمد ہادی صاحب وحید دنیائے شعر و سخن میں جس امتیازی شخصیت کے مالک تھے وہ محتاج بیان نہیں۔ اگر یہ مقولہ مبالغہ پر محمول کیا جائے کہ وحید زیادہ دن زندہ رہ جاتے تو میر انیس کا چراغ گل ہو جاتا۔ تب بھی اس میں کلام نہیں کہ میر انیس کے رنگ کو جتنا فروغ میر وحید نے دیا اتنا فروغ کسی اور بزرگ کو دینے کا موقع نہیں ملا۔

ادارہ گہرستان ادبیہ جونپور لائق مبارکباد ہے کہ اس نے میر وحید صاحب مرحوم کے ایک مشہور مرثیہ "بیٹے تھے حضرت زینب کے کیا نایاب" کو بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے اس مرثیہ پر روشنی ڈالنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہو البتہ وہ خوبیاں اس مرثیہ میں ایسی ہیں جن کا ذکر ضروری ہے ایک یہ کہ جناب شبیہ الحسن صاحب یہ مرثیہ اپنے جد امجد محسن جونپوری مغفور کے کتب خانہ سے نقل کیا ہے جنھیں خاندان انیس سے بہت قریبی تعلق تھا دوسرے جناب پروفیسر احتشام صاحب کا بیش قیمت تعارف۔ قیمت ۸/۱

پتہ گہرستان ادبیہ جونپور

ترجمہ نہج البلاغہ

جناب مفتی جعفر حسین صاحب دام ظلہ چند نسخے فراہم کئے جا سکے ہیں۔ قیمت مجلد نسخہ اکیس روپیہ ۲۱ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:- منیجر اصلاح کھجوا ضلع سارن (بہار)

قصیدہ در مدح فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

نتیجۂ فکر بلند جناب حکیم شاد صاحب لکھنوی

فاطمہ کے در سے نسبت قوت اہل یقیں
اُن کے شوہر سے مودت حاصل دنیا و دیں
اُن کے بچوں سے محبت ضامن خلد بریں
حشر کے دن سایۂ دامان ختم المرسلیں
دشمن زہرا کو مل جائے نہیں ہرگز نہیں

باپ اُن کا کون سرتاج صف انبیاء
ان کا شوہر کون سلطان گروہ اوصیاء
ان کے بچے کون جن کے ناز اٹھاتا ہے خدا
کہنا پڑتا ہے یہی بعد علیؑ و مصطفےٰؐ
فاطمہ زہراؑ جہاں پر ہیں وہاں کوئی نہیں

کھودیا تو خلد جنت زمیں پر آگیا
مالک کل ہے خدا جو مانگیں وہ بھیجتا
بات ہی اتنی تھی ورنہ خلد جنت تو کیا
ہے یقیں مجھ کو جو کچھ دیتیں زباں سے فاطمہ
کھنچ کے آجاتی زمیں پر عرش سے خلد بریں

انکی باتیں وہ کہ جن سے علم کے دریا بہیں
انکی خاموشی کہ لب سی کے غم دنیا سہیں
انکی منزل وہ کہ سایہ وہ نہ دیکھے رہیں
انکی عصمت وہ کہ مریمؑ رہنما اپنا کہیں
ان کو پہچانے گی کیا دنیا مگر اہل یقیں

رہبری صنف نسواں کے لئے آئیں بتولؑ
تاکہ رہ جائے نہ پھر حجت پئے قوم جہول
عورتوں کو یوں بتائے دین خالق کے اصول
سر سے پا تک جن کو سمجھا پیمبر حکم رسولؐ
خود پیمبرؐ نے صدا دی آفریں صد آفریں

جن کے بچوں پر تصدق اہل جنت کا شباب
باپ جن کا دو جہاں سے افضل و عالی جناب
جن کے شوہر کے لئے مغرب سے پلٹے آفتاب
زیب دیتا ہے اُن کے لئے خاتون جنت کا خطاب
جن کے در پر آکے جھک جائے ستاروں کی جبیں

مجھ از عصمت زہراؑ کی یہی سی جھلک
آسماں والوں کو اُن کے در پہ آنے کی للک
آگئے تو اُن کے در پر آکے نازاں ہیں ملک
سایہ آفگن ہو گیا تو فخر کرتا ہے فلک
آگئی زیر قدم تو ناز کرتی ہے زمیں

فاطمہ زہرا کا کتنا پیش خالق ہے وقار
ہوئے محشر غور سے دیکھو بخشش اعتبار
عاصیوں پر بھاری ہے رحمت پروردگار
اشک مومن خشک ہو جائیں وہ آل زہرا پر نثار
سرد ہوتے جا رہے ہیں شعلہ ہائے آتشیں

سیکڑوں پردے کا حاصل اک حجاب فاطمہ
جنت مومن کے لئے بھی حد ہے بس باب فاطمہ
اک قدم آگے بڑھے تو ہے عتاب فاطمہ
اللہ اللہ منزل نور جناب فاطمہ
اس جگہ جبریل تصور کی بھی گنجائش نہیں

قطعات

رشحات خامہ جناب مرزا محمد عزیز صاحب معزز لکھنوی

واللہ کہ تو بنت رسول عربی ہو
واللہ کہ تو ہاشمی و مطلبی ہے
اے نازش حوا شرف مریم و سارا
یکتائے دو عالم تری عالی نسبی ہے

ہم رتبہ و ہم عصر بیان کہ دو زباں ہو
تو سیدۂ صنف نساء دو جہاں ہو
تطہیر کی آیت ہے کہ سرنامۂ عصمت
معصومۂ کونین ترا مثل کہاں ہو

قصیدہ

در مدح معصومۂ عالم علیہا السلام

یہ باد صبا جاکے عالم میں پکار آئی
در پردہ فضا بدلی در پردہ بہار آئی
یوں گلشن عالم میں جنت کی بہار آئی
ہر حور دل و جاں سے ہو کو نثار آئی
جو سیب میں جنت کے مستور تھی خوشبو سے
وہ بطن خدیجہ میں نکہت پہ نکھار آئی
مخصوص کلی پھولی شمشاد نجابت میں
پہلے پہل ایوان مرسل میں بہار آئی
پیدا ہوئیں زہرا سے اقتاب حجرہ میں
حیران بہشتی ہیں جو چمن میں آئی
غیرت سے پسینے میں تر ہوگئے گلزارے
پرتو آب سعادت کی گلشن میں پھوار آئی
ہے جائے ادب غنچو لازم ہے ادب ہر شب
کر نیچی نظر نرگس یہ صورت ہزار آئی
تحسین حقیقت نے اکہ دی کو نذرانا تھا
کھلائے فضیلت کا جنے وہی بار آئی
گلزار نبوت کے اس پھول کی خوشبو سے
مہکے گئی دامن کو جیب مشک تتار آئی
انوار کی بارش سے ہے اب صحن دو عالم میں
شب تیرگی کی جھکے برق گرا کر آئی
محبوب الٰہی کی محبوب جو تھی بے حد
وہ قلب کا چین آئی وہ دلکا قرار آئی
تقوے کو جو پیاری تھی تقوی جسے پیارا تھا
گھٹی میں وہی لے کے اللہ کا پیار آئی
تعظیم کو اٹھتے تھے خود جن کی پیمبرؐ تک
وہ دختر نیک اختر با عز و وقار آئی
کی سیرت زہرا نے پیغمبر کی نمود
تہذیب تمدن کی فطرت کو سنوار آئی
مجموعۂ کردار نسواں تھی حقیقت میں
دیوان شریعت میں وہ آج نکھار آئی
ملک جنت جن کی تری باندی ہی آئی ہے
ہر ٹھوکروں میں جنکی جمشید کی دار آئی

تھی آل محمدؐ سے الفت جو معزز کو
بس کام معزز کے وہ زیر مزار آئی

مجھ کو لے شاداب شراب غم کا پینا آگیا
اس طرح غربت میں خودداری سے جینا آگیا
دولت دنیا کے اٹھتے ہی پسینا آگیا
سچ تو یہ ہے مجھ کو سجدوں کا قرینا آگیا
جب سے باب فاطمہ پر جھک کے اکثر جبیں

نئی امنگیں نئے ارادے

جنوری ۱۹۶۷ء سے انشاءاللہ ہم کئی مفید اور بیش قیمت چیزیں ناظرین اصلاح کی خدمت میں پیش کرنے کا تہیہ کیے ہوئے ہیں۔ آٹھویں جلد سوانح عمری حضرت امیرالمومنین ندائے عدالت انسانی مکمل کرنے کے بعد ہم نے نویں جلد شروع کرنے کا اعلان کیا تھا مگر ائمہ اربعہ کی وجہ سے ہم نے اس کی اشاعت ملتوی کر دی تھی۔ جنوری سے انشاءاللہ ہم سوانح حضرت امیرالمومنینؑ کے سلسلہ کو پھر شروع کر رہے ہیں یہ سوانح عمری بھی ایران کے ایک ادیب و محقق کی شاہکار تصنیف **مرد نامتناہی** کا ترجمہ اور گوناگوں حقائق و معارف کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ ایران کے ایک ادارہ نے اپنے یہاں کے مشہور ارباب قلم کو دعوت دی تھی کہ امیرالمومنینؑ سے متعلق اپنی تصنیفات پیش کریں ایک گرانقدر رقم بھی انعام کے طور پر معین کی بہت سے افاضل نے اس مقابلہ میں شرکت کی اور داد تحقیق دی۔ متعدد کتابیں مرتب ہو گئیں۔ فیصلہ تہران یونیورسٹی کے اساتذہ کو کرنا تھا انھوں نے پانچ کتابیں منتخب کیں پانچ میں دو کا انتخاب ہوا "مرد نامتناہی" اور "علی کیست" پھر ان دونوں کتابوں میں "مرد نامتناہی" کو ترجیح دی گئی اور انعام اسی کتاب کے مصنف کے ہاتھ آیا۔ ہمیں امید ہے کہ ندائے عدالت انسانی کی طرح مومنین مرد نامتناہی کے ترجمہ کو بھی انشاءاللہ بے حد پسند کریں گے۔

اسی کے ساتھ ہم فاضل ہنسوی جناب مولانا سبط الحسن صاحب قبلہ کا ایک مایۂ ناز شاہکار **مناہج نہج البلاغہ** بھی شروع کر رہے ہیں جو نہج البلاغہ کے متعلق زمانۂ حال کی بہترین علمی خدمت ہے لندن یونیورسٹی کے ایک عربی پروفیسر نے نہج البلاغہ پر بہت سے اعتراضات کئے تھے اور اس کے کلام امیرالمومنین ہونے پر بہت سے شکوک و شبہات ظاہر کر کے اس کی عظمت و جلالت کم کرنے کی کوشش کی تھی مولانا سبط الحسن صاحب قبلہ نے محققانہ طور پر ایک ایک اعتراض کے تسلی بخش جوابات دیے۔ یہ کتاب کچھ دن ہوئے مومنین افریقہ کی فرمائش پر محدود تعداد میں شائع ہوئی مگر جیسی اشاعت ہونا چاہئے تھی ویسی اشاعت نہ ہو سکی تھی اس کتاب کی غیر معمولی افادیت کے پیش نظر ہم جناب فاضل ہنسوی کی بہت کچھ ترمیم و اضافت کے بعد اصلاح کے صفحات پر پیش کر رہے ہیں۔

یہ دونوں کتابیں "مرد نامتناہی" اور **نہج البلاغہ** بہت زیادہ ضخیم نہیں ہمارا ارادہ دونوں کو ساتھ ہی شائع کرنے کا ہے۔ اگر ہمدردان **اصلاح** نے تھوڑی سی توجہ کر دی تو قوی امید ہے کہ ہم انشاءاللہ دسمبر ۱۹۶۷ء تک دونوں مکمل کر ڈالیں۔

ان دونوں کے علاوہ اور بہت سے بیش قیمت مضامین ... جن میں ہر مضمون حقائق و معارف کا ذخیرہ ملت حقہ کی حقانیت و صداقت کا آئینہ ہے اور اس قابل کہ بار بار پڑھا جائے اور دیگر برادران اسلام کو بھی ان کے پڑھنے کی دعوت دی جائے۔

ہمدردان اصلاح سے ضروری درخواست

جنوری کا شمارہ جنتری کی وجہ سے کافی ضخیم ہوتا ہے بیحد مصارف درپیش ہیں براہ کرم ۱۹۶۷ء کا چندہ بذریعہ منی آرڈر عنایت فرما کر ہماری مدد کریں تاکہ ہم اس شمارہ کو وقت پر شائع کر سکیں۔